

میں سبح پر سبح چلا جا رہا ہے! کس بے تکلفی سے خیالات گوہر غلطاں کی طرح
صفحہ قرطاس پر متحرک معلوم ہوتے ہیں! پھر ہر خیال نیا، ہر اسلوب اچھوتا
بعض اشعار ایسے ہیں، جن کے پہلے مصرع میں چار چیزیں بیان کیں اور دوسرے
میں چاروں کی خصوصیات الگ الگ واضح کر دیں۔

مولانا طباطبائی فرماتے ہیں کہ ایسی تشبیب اردو میں کم کہی گئی ہیں، لیکن
ہمیں تو تصائد کے اس دفتر میں، جسے خواجہ حالی ناپاک قرار دیتے ہیں، ایک بھی
تشبیب ایسی نظر نہیں آتی، جس میں اس قصیدے کے حسن و خوبی کا پرتو ہو۔

صبح دم دروازہ خاور کھلا	مہرِ عالمتاب کا منظر کھلا
خسروِ انجم کے آیا صوف میں	شب کو تھا گنجینہ گوہر کھلا
وہ بھی تھی اک سیمیا کی سی نمود	صبح کو رازِ مہ و اختر کھلا
ہیں کو اکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ	دیتے ہیں دھوکا یہ بازی گر کھلا
سطحِ گردوں پر پڑ امتحانات کو	موتیوں کا ہر طرف زیور کھلا
صبح آیا جانبِ مشرق نظر	اک نگارِ آتشیں رخ، سر کھلا
تھی نظر بندی کیا جب ردِ سحر	بادِ گلِ رنگ کا ساعز کھلا
لاکے ساقی نے صبوحی کے لیے	رکھ دیا ہے ایک جام زر کھلا
بزمِ سلطانی ہوئی آراستہ	کعبہ امن و امان کا در کھلا